الْمُوظَّفُ النَّزِيهُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، يُجْزِلُ الثَّوَابَ لِلْمُحْسِنِينَ، وَلَا يُضِيعُ أَجْرَ الْعَامِلِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ. أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: (**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ**)

میرے مومن بھائیو! عزیز دوستو! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک دن مدینہ منورہ کے اطراف میں گشت فرمارہے تھے کہ اچانک ایک چرواہے پر انکی نظر پڑی، آپ نے اس سے فرمایا: کیا تم اپنی بکریوں میں سے ایک بکری ہمیں بیچ سکتے ہو؟ چرواہے نے کہا: یہ بکریاں میرے پاس امانت ہیں. حضرت ابن عمر نے اس کی امانت داری کو جانچنے کے لیے فرمایا: جس نے تمہیں ان بکریوں کی امانت سونپي ھے، تم اسے یہ کہہ دینا کہ بکری کو بھیڑیا کھا گیا. چرواہے نے اپنا سر آسمان کی جانب اٹھایا اور کہا: "فَأَيْنَ اللہ "؟ "تو پھر اللہ کہاں ہے؟" (یعنی تو پھر اللہ تو دیکھ ہی رہا ھے نا). تو ابن عمر رضی اللہ عنہما بار بار یہی جملہ دہراتے رہے اور کہتے رہے: فَأَيْنَ اللہ؟ فَأَيْنَ اللہ؟ "تو اللہ کہاں ہے؟" "تو اللہ کہاں ہے؟".

میرے بھائیو! کیا ہی عظیم اور جلیل القدر کلمہ ہے! ایسا کلمہ جو ہر موظف کو اپنی ڈیوٹی کے دوران ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہیے، تاکہ وہ اپنے رب کی نگرانی میں کام کرے اور اخلاص کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں نبھائے، اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی پیروی کرتے ہوئے: «أُعْبُدِ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ؛ فَإِنَّهُ يَرَاكَ»، "اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اور اگر تم اسے نہیں دیکھ پا رہے ہو تو وہ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے". تو میرے بھائیو، یہی وہ دیانت دار ملازم ہے جو دورانِ ڈیوٹی اپنے عہدے کو اللہ کی نعمت سمجھتا ہے، اور اس پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس رکھتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سَائِلٌ كُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاهُ، أَحَفِظَ ذَلِكَ أَمْ ضَيَّعَ»، "اللہ عزوجل ہر ایک سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھے گا کہ اس نے اس کی حفاظت کی یا اسے ضائع کیا". تو میرے بھائیو! ایسا ملازم اپنے فرائض کو امانت داری اور دیانت کے ساتھ ادا کرتا ہے، اللہ رب العزت کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے: (فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ) "تو چاہیے کہ وہ شخص امانت ادا کردے جس پر اعتبار کیا گیا اور اپنے اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے". چنانچہ اللہ کا خوف اسے اپنی ڈیوٹی کے اوقات کی پابندی پر قائم رکھتا ہے، وہ نہ بیمار بننے کا بہانہ کرتا ہے، نہ سستی دکھاتا ہے، نہ راہِ فرار اختیار کرتا ہے، اور نہ ہی اپنے کام میں کوتاہی کرتا ہے، رب تعالیٰ کے اس فرمان کو یاد رکھتے ہوئے: (أَلَمْ

يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى) "توکیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ دیکھ رہا ہے"؟ چنانچہ وہ اپنے اوقاتِ عمل کو اپنے رُفقاءِ کار کے ساتھ فضول باتوں یا موبائل میں مشغول رہ کر ضائع نہیں کرتا، بلکہ اپنے فرائض کو پورے اخلاص، حُبّ وطنی، لگن اور تعمیری سوچ کے ساتھ ادا کرتا ہے، اور اپنے اوقات کو غنیمت جانتے ہوئے پوری سچائی، محنت، مہارت اور عمدگی کے ساتھ کام کی تکمیل میں گزارتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ھے: «إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ إِذَا عَمِلَ أَحَدُكُمْ عَمَلًا أَنْ يُتْقِنَهُ» بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ جب تم میں سے کوئی آدمی عمل کرے تو وہ اسے مضبوطی، (پختگی اور عمدگی) کے ساتھ سرانجام دے۔"

اے اللہ کے بندو! کیا میں آپکو وہ صفاتِ حمیدہ نہ بتاؤں جو ایک دیانت دار ملازم میں ہونی چاہئیں؟ وہ یہ ہیں کہ ملازم اپنے ساتھیوں کے ساتھ (عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى) یعنی "نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں تعاون کرے" اور ان کے ساتھ « كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا » یعنی "عمارت کی طرح ہو جو ایک دوسرے کو مضبوط کرتی ہے"، چنانچہ وہ اپنے ساتھیوں کی محنت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے، ان کے کاموں کی تحقیر نہیں کرتا، اور ان کی کامیابی میں مددگار ہوتا ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا مصداق ھوتا ھے «يُحِبُّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ»، "وہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرتا ہے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے". چنانچہ وہ نہ حسد کرتا ہے، نہ کینہ رکھتا ہے، نہ غیبت کرتا ہے اور نہ ہی چغل خوری کرتا ہے، بلکہ اپنے ساتھیوں کا مددگار اور ان کا معاون بنتا ہے، «وَاللَّهُ فِي

عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ» "اللہ بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا ہے". میرے بھائیو! دیانت دار ملازم وہ جفاکش ہے جو ہر روز اپنے علم اور تجربات میں اضافہ کرتا ہے، اپنی مہارتوں اور معلومات کو فروغ دیتا ہے، اللہ رب العزت کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے: (وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا) "اور آپ کہہ دیجیے، اے میرے رب! مجھے اور زیادہ علم دے". اسی طرح وہ ٹریننگ حاصل کرنے والے نئے رُفقاءِ کار کے لیے ایک مثال بنتا ہے، اپنا علم ان پر نچھاور کرتا ہے، اور اپنی صلاحیتوں کو ان سے چھپاتا نہیں، تو اسے اپنے رب کی طرف سے یہ وعدہ مبارک ہو: (إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا) "بلاشبہ ہم بھی اس کا اجر ضائع نہیں کریں گے جس نے اچھے کام کیے". اے اللہ! ہمیں ہماری زندگی کے ہر معاملے میں احسان اور اخلاص عطا فرما، اور ہمارے کاموں میں لگن اور دیانت داری عطا فرما. (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ).

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ.

أَمَّا بَعْدُ: میرے مومن بھائیو! ایک ایماندار ملازم وہی ہے جو قومی اور عوامی مفادات کا تحفظ کرتا ہے اور اسے اپنے ذاتی مفاد پر مقدم رکھتا ہے، وہ اپنے ادارے کے لیے ویسے ہی فکرمند ہوتا ہے جیسے اپنے گھر اور اپنی دیگر املاک کے لیے، لہذا اے موظفین حضرات! اللہ کا خوف کریں، اور اپنے اداروں کی حفاظت کریں، ان کے اموال کی ویسے ہی حفاظت کریں جیسے اپنے مال کی کرتے ہیں، ان میں موجود سہولیات کی اسی طرح حفاظت کریں جیسے اپنے گھروں کی حفاظت کرتے ہیں، چنانچہ ان کے وسائل کو ضائع مت کریں، اور ان میں میسر سہولتوں کو جو آپکے پاس امانت ہیں برباد نہ کریں، (إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ) "بے شک اللہ دغابازوں کو پسند نہیں کرتا". اسی طرح ادارے کے وسائل میں اسراف نہ کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ (لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ) حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا. اور اسی طرح اپنے دین اور عزتِ نفس کی حفاظت کریں، اور وہ تحائف قبول نہ کریں جو آپکے لیے حلال نہیں ہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ ذی وقار ھے: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَأْتِي أَحَدٌ مِنْكُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا طِيفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ» "اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے! تم میں سے

کوئی بھی ایسامال لائیگا توقیامت والے دن وہ شخص اس مال کواپنی گردن پر رکھے لائیگا. میرے بھائیو! اسی طرح اپنی ڈیوٹی کے متعلق رازوں کی حفاظت کریں، چاہے آپ ملازمت میں ہوں یاریٹائر ہوچکے ہوں، جیساکہ آپ اپنی نجی زندگی کے رازوں کی حفاظت کرتے ہیں. اور اے موظف بھائی! اگر اللہ نے آپکو دوسروں پر ذمہ دار مقرر کیا ہے توان کے حق میں امانتدار رہواوران کے ساتھ نرمی کابرتاؤکرو،کیونکہ «إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ» نرمی جس چیز میں بھی ہو، اسے خوبصورت بنادیتی ہے. چنانچہ اگروہ اچھا کام کریں توان کی تعریف کرواور اگران سے کوئی غلطی سرزد ھوجائے توان پر زیادہ ملامت اور تنقیدنہ کرو،اور اللہ جل شانہ کے اس فرمان پر غور کرو:(فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ) "پس اللہ کی رحمت سے تم ان کے لیے نرم ہوگئے، اور اگر تم تُندخُواور سخت دل ہوتے تولوگ تمھارے گرد سے بھاگ جاتے، پس ان سے درگزر کرواوران کے لیے مغفرت طلب کرو".

میرے بھائیو! ہم سب کو یہ یادرکھنا چاہیے کہ متحدہ عرب امارات نے اپنی دانشمندانہ قیادت کے تحت ایسے قوانین بنائے ہیں جو پیشہ وَرانہ اخلاقیات کوبلند مقام دیتے ہیں، چنانچہ ہمیں ان قوانین کی پاسداری کرنی چاہیے، اسی طرح وطن عزیز نے حوصلہ افزائی کے لیے مختلف اقدامات اور خصوصی پروگرام شروع کیے ہیں تاکہ ممتاز ملازمین کی حوصلہ افزائی کی جاسکے

اور ان کی مہارتوں کو فروغ دیا جا سکے، چنانچہ ہمیں ان مواقع کو اپنے اداروں کی ترقی، معاشرے کی خوشحالی، اور ملک کی سربلندی کے لیے بروئے کار لانا چاہیے.

هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَإِلَيْكَ مُنِيبِينَ، وَبِهَدْيِ نَبِيِّكَ مُقْتَدِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الِاسْتِقْرَارَ وَالْأَمَانَ، وَعُمَّ الْعَالَمَ بِالرَّحْمَةِ وَالسَّلَامِ. اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخَ مُحَمَّد بن زَايِد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد، وَالشَّيْخ رَاشِد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ. اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

(رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.